Rohtas Mahila College , Sasaram

Dr Shahla Bano

Dept of Urdu

Course:-BA part 3 Hons paper 8^{th} (2019-20)

Topic: Moquala

Mohammed quli qutub shah ki shayri me hindustani anasir

Scanned with CamSca

(LITERARY MAQUALAY)

محمد قلی قطب شاہ کی شاعری میں ہندوستانی عناصر

گولکنڈہ کا سلطان محمد قلی قطب شاہ ایک ایسا بادشاہ تھا جس نے ساری تہذیب ہندوستان کی اختیار کر لی تھی۔ اگرچہ اُس کے خاندان والے خود کو ایرانی تسلیم کرتے تھے۔ اس کے محل کی تہذیب مشترک تہذیب تھی۔

ڈاکٹر اعجاز حسین بھی اپنی کتاب میں محمد قلی قطب شاہ کی شاعری میں ثقافتی رنگ کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"محمد قلی قطب شاہ کا اسلوبِ بیان نہایت سادہ اور عبارت سلیس ہے۔ اس کی شاعری ثقافتی خصوصیات سے مملو ہے۔ ہندوستان کے رسم و رواج اور تہواروں پر اس نے کافی نظمیں کہیں۔ یہاں کے میووں، سبزیوں اور پرندوں کو بھی نظرانداز نہیں کیا۔ اس کا طرزِ تخیل پر ہندی شاعری کا بھی اثر ہے۔"

جمیل جالبی محمد قلی قطب شاہ کو اس طرح خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں:

"محمد قلی قطب شاہ نے اپنی شاعری کو صرف ادب کے مخصوص موضوعات کے دائرے تک محدود نہیں رکھا۔ بلکہ پوری زندگی کی ہر چھوٹی بڑی، اہم و غیر اہم باتوں کو شاعری کا موضوع بنایا۔ اُن کی کلیات میں شاید ہی کوئی صنفِ سخن ایسی ہو جس پر طبع آزمائی نہ کی ہو۔ جس میں قصیدے، مرثیے، مثنویاں بھی ہیں۔ غزلیں، قطعات، نظمیں اور رباعیات بھی ہیں۔ موضوعات پر نظر ڈالیں تو مذہب، درباری زندگی، محلات کی رنگ و رنگینیاں، مناظرِ قدرت، ہندو مسلم رسومات، تقریبات، کھیل کود، تجارت پیشہ لوگوں کی زندگی، عشق و حسن کی وارداتیں اس کی شاعری کے دائرے میں داخل ہیں۔"

قلی قطب شاہ دکن کی عوامی طرزِ زندگی کا شاعر ہے۔ اس وجہ سے مناظرِ قدرت، رسومات، عیش و نشاط کی ہیجانی کیفیت اور وصل و حسن اس کی شاعری کے خاص موضوع بن جاتے ہیں۔ مثلاً وہ بیشمار نظمیں جن میں مناظرِ قدرت کو موضوع بنایا گیا ہے۔ ان نظموں میں موسم کی حالت و کیفیت کو بیان کیا ہے۔ اور برسات

کی موسم کی دل فریبی بھی نظر آتی ہے۔

"رُت آیا کلیاں کا نوا راج — پھولی ڈال سر پھولاں کے تاج
پنچھیوں کو مست کا روپ پیالہ — رُت ناریاں سب جیں ایکس تن متوالا"

اس نظم میں قدرتی مناظر کو بیان کیا ہے۔

پیار سے "پیاریوں" کے نام سے جو قطب شاہ نے نظمیں لکھیں ہیں اس سے ان کی قومی آہنگی اور رنگا رنگیت کا پتا چلتا ہے۔ قطب شاہ کی "پیاریوں" میں ننھی، سانولی، کنول، گوری، چھبیلی، لالہ، موہن، حیدر محل، مشتری، پدمنی، رنگیلی، چنچل نین وغیرہ کی تصویریں دیکھی جا سکتی ہیں۔ سانولی کی تعریف کے کچھ اشعار یہ ہیں

"میری سانولی من کی پیاری دیکھے — رنگ و روپ میں کوئی نا ری دیکھے
یہ سب سہیلیاں میں نرالی محبت — سرو قد نازک اُو پیاری دیکھے
توں سب میں اُتم ناری تجھ سم نہیں — کوئل تیری بولاں کی پیاری دیکھے"

ڈاکٹر زور نے قطب شاہ کا دیوان ترتیب دیتے وقت اس کی نظموں کو دو حصوں میں بانٹا ہے۔ ایک حصہ "ناز" کا ہے جس میں پیاریوں کے عالم ناز کو بیان کیا گیا ہے۔ دوسرا حصہ "نیاز" کا ہے۔ اس میں عاشق و معشوق کی صحبت خاص میں عاشق کا حال بیان کیا گیا ہے۔

پون سیتی پٹ رکھی ہے اب مگر
اس طرح چند من چھمکے دو نر مگر

شبنم صبحانی قطب شاہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ دکن کا سب سے اہم اور پہلا صاحب دیوان شاعر محمد قلی قطب شاہ ہے۔ اس کی زبان میں فارسی کے بجائے ہندی کے ٹھیٹ الفاظ کی بہتات ہے۔ اس کے شعر و ادب کی فضا مکمل ہندوستانی ہے۔ ہندی استعارے، ترکیبیں، تشبیہیں، ہندو سورماؤں اور بہادروں کا ذکر، ہندوستان کی مخصوص روایات کا تذکرہ، اظہار عشق، عورت کی جانب سے مرد کے لیے جو ہندوستانی ادبیات کا طرہ امتیاز ہے یہ سب باتیں اس کے کلام کی خصوصیات میں شامل ہیں۔

قطب شاہ نے اردو کو ادبی رنگ عطا کیا اور اسے ہندوستانی مناظر کی لاجواب عکاسی کے قابل بنایا۔ ان کا معشوق ہندوستانی ہے اور اس کے سارے رنگ و روپ ہندوستانی ہیں۔